سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائپوری رح

(از:- مولانا سید ابو الحسن علی ندوی)

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری اس عہد آخر میں اولیائے کاملین کا نمونہ شریعت و طریقت کے جامع احسان و تصوف کے امام اور تربیت و تزکیہ نفس کے رموز آشنا تھے، ان کے فیض صحبت و تربیت اصلاح و ارشاد سے ہندستان و پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اپنے حلقۂ اثر کی وسعت و عمومیت اور مختلف طبقوں اور متنوع حلقوں کی نمائندگی اور عصر جدید کے رجحانات اور تقاضوں کی واقفیت کے لحاظ سے وہ اپنے معاصرین میں ممتاز اور فیض و تاثیر مقبولیت اور معرفت و سلوک کے شعبہ میں اولیائے متقدمین کی یادگار تھے۔

حضرت مولانا کے اس تذکرہ کیلئے شایان شان قلم کی بھی ضرورت تھی، مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کے ادیبانہ اور مؤرخانہ قلم نے مجاہد کبیر سید احمد شہیدؒ، مولانا محمد الیاسؒ، مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ اور عالم اسلام کے ممتاز اہل دعوت و عزیمت کی تاریخ کے بعد اب حضرت مولانا کی عظیم شخصیت کو روشناس کرایا ہے۔

تین سو صفحے کی اس کتاب میں مولانا کی سیرت و شخصیت، ان کے نمایاں صفات ان کا انداز تربیت، توازن و جامعیت، تعلق باللہ، خلوص و محبت، ہر چیز زندہ اور متحرک بن کر سامنے آگئی ہے

یہ کتاب مکتبۂ اسلام کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ جلد از جلد آپ کے ہاتھوں میں پہونچے

المعلن

مکتبۂ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

[illegible]

ورضوان من اللہ اکبر

مسلم خواتین کا دینی ترجمان

ماہنامہ رضوان لکھنؤ

اپریل

سالانہ تین روپے - فی پرچہ ۳۰ نئے پیسے

مدیر: محمد ثانی حسنی

معاون: امۃ اللہ تسنیم

دفتر ماہنامہ رضوان گوئن روڈ لکھنؤ

RIZWAN Lucknow Regd. No. A-197

ہماری

چند اہم کتابیں

زادِ سفر، مترجمہ امۃ اللہ تسنیم مقدمہ علامہ سید سلیمان ندوی۔ امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا سلیس اور عام فہم ترجمہ جس میں وہ صحیح روایات ہیں جن کا تعلق فضائل اعمال اخلاق اصلاح وتہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام ومسائل سے ہے۔ یہ کتاب بہترین دینی مصلح اور مربی ومرشد کا کام کرتی ہے۔ ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ پھر احادیث ہیں — مکمل مجلد آٹھ روپے

حسنِ معاشرت مصنفہ والدہ مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی۔

مسلمان لڑکیوں کیلئے ایک ایسی کتاب جسمیں دینی ہدایات کیساتھ میکہ سے سسرال تک کے تمام امور خانہ داری سلیقہ شعاری رہن سہن کے سارے طریقے بتائے گئے ہیں۔

قیمت ۶۲ پیسے

ہمارے حضور بچوں کیلئے اپنے طرز پر ایک نئی آسان اور مفید کتاب جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بڑے اچھے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے جو بچوں کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ یہ کتاب امۃ اللہ تسنیم صاحبہ ایڈیٹر رضوان کی قصص الانبیاء کا آخری حصہ ہے قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام - گوئن روڈ، لکھنؤ

مرف نائیل دہلی آرٹ پریس دہلی میں چھپا

جرائد ۲۶۵۵
۵۹۲۹۳

مسلمان خواتین کا دینی ترجمان

ماہنامہ رضوان لکھنؤ

نمبر ۴	اپریل ۱۹۶۳ء مطابق ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ	جلد ۷

اگر اس دائرہ میں ◎ سُرخ نشان ہے تو

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا سال خریداری ختم ہو چکا، براہ کرم آئندہ سال کے لئے زرچندہ زیادہ سے زیادہ بیس تاریخ تک روانہ کر دیجئے، ورنہ اپنی رائے سے مطلع کیجئے، اگر آپ ایسا نہ کرینگے تو آئندہ شمارہ وی۔پی سے ارسال ہوگا۔ جس میں آپ کے ۵۰ نئے پیسے لگیں گے۔

سالانہ چندہ

ہندستان میں — تین روپیہ
پاکستان میں — تین روپیہ پچاس نئے پیسے
ممالک غیر بحری ڈاک — ۶ شلنگ
ممالک غیر بحری ڈاک — ۱۰ شلنگ

پاکستان میں ترسیل زر کا پتہ

ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات متصل خیر المدارس ملتان (مغربی پنجاب)

(۱) جن صاحب کو کسی ماہ ۱۰ تاریخ تک پرچہ نہ ملے وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے مطلع فرمائیں ورنہ تعمیل مطلوبہ میں تاخیر ہوگی۔

(۲) پاکستانی حضرات ترسیل زر کے علاوہ جملہ خط و کتابت مع حوالہ نمبر خریداری پتہ ذیل پر کریں

نوٹ:۔ ایجنٹ حضرات براہ راست گفتگو کریں۔

دفتر

ماہنامہ "رضوان" ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ
(۱)	ہماری بات	مدیر	۳
(۲)	تعلیماتِ قرآن	مولانا محمد منظور نعمانی	۵
(۳)	رسول اللہؐ نے فرمایا	امۃ اللہ تسنیم	۷
(۴)	دولتِ لازوال پیدا کر (نظم)	شاکر اسعدی	۹
(۵)	عورت، تاریخ کے مختلف دوروں میں	ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی	۱۰
(۶)	سبق آموز واقعات	عزیز النساء	۱۴
(۷)	تعلیم نسواں اسلام کی نظر میں	کبیرہ شعیب نگرامی	۱۹
(۸)	آہ! شفیق جونپوریؒ (نظم)	حافظ محمد عبد السمیع	۲۲
(۹)	سنت بتول کا منھ نہ چڑھاؤ	استاذ محمد محمود الصواف	۲۳
(۱۰)	حرم نبوی میں	محمد ثانی حسنی	۲۵
(۱۱)	ایک تاثر ایک واقعہ	ضیاء الحسنین	۳۱
(۱۲)	دعائے مسلم (نظم)	سید عبد الرب صوفی	۳۴
(۱۳)	دس باتیں	سعید الرحمن اعظمی	۳۵
(۱۴)	دنیا کا حال	" " "	۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری بات

ہم کو بے انتہا افسوس ہے کہ مارچ کا شمارہ بڑی تاخیر سے ارسال کیا گیا، جب سے رضوان نکلا ہے، یہ پہلا اتفاق تھا کہ اتنی تاخیر ہوئی، ہزار کوششوں اور دوڑ دھوپ کے باوجود کاغذ نہ مل سکا، اس تاخیر کی وجہ ہماری تساہلی نہ تھی بلکہ غیر اختیاری مجبوری تھی، جس کے آگے ہم کچھ نہ کر سکے، قارئین کو جو زحمت انتظار اٹھانی پڑی ہے اسکی ہم معافی چاہتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ ہم امید کریں گے کہ وہ ہم کو معذور جانیں گے۔

تاریخ کی تبدیلی:۔

رضوان اب تک ہر ماہ کی ۲۵ / یا ۲۶ / تاریخ کو شائع ہوا کرتا تھا لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے اب آئندہ تاریخ اشاعت میں تبدیلی کرنا پڑ رہی ہے، اب بجائے ۲۵ / یا ۲۶ / تاریخ کے ہر ماہ کی پہلی دوسری تاریخ کو رسالہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا جایا کریگا۔ اگر رسالہ ۱۰/ تاریخ تک نہ پہنچے تو اپنے نمبر خریداری کے حوالہ کے ساتھ دفتر کو شکایتی خط تحریر فرمائیں، رسالہ نہ پہنچنے کی کافی شکایتیں آرہی ہیں۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ رسالہ برابر پوسٹ کیا جاتا ہے۔ لیکن جن کو پہنچتا نہیں، اُن کا رسالہ راستے میں گم ہو جاتا ہے۔

براہ کرم خریداری نمبر کا حوالہ دینا، اپنا پورا پتہ تحریر کرنا۔ کم سے کم پوسٹ آفس انگریزی میں لکھنا نہ بھولئے ورنہ دفتر رضوان کو تعمیل کرنے میں بے انتہا دشواریاں

پیش آئیں گی اور بعض دفعہ تعمیل ہی نہیں ہو سکتی۔

امید ہے کہ ہماری ان عرضداشتوں پر توجہ دیجائے گی۔

حضرت شفیقؔ جونپوریؒ

مارچ کا شمارہ شائع ہو چکا تھا کہ حضرت شفیقؔ جونپوری کے انتقال کی خبر ملی انا للہ وانا الیہ راجعون، یہ حادثہ بذات خود "رضوان" اور وابستگان رضوان کے لئے بھی بڑا اندوہناک ہے، مرحوم کا جو تعلق شروع سے رضوان سے رہا ہے وہ تمام قارئین کو معلوم ہے اس تعلق و محبت کا اندازہ آپ کو اس سے ہوگا کہ شفیقؔ صاحب اپنی سخت سے سخت علالت کے دوران بھی بغیر کسی تقاضہ اور درخواست کے رضوان کے لئے کچھ نہ کچھ بھیجتے ہی رہے، مارچ کے شمارہ میں جو نظم چھپی ہے جس کا عنوان "لوری" ہے یہ ان کی آخری نظم ہے جو انھوں نے ایسے عالم میں ارسال کی تھی کہ وہ حرکت تک نہ کر سکتے تھے اور زندگی کے آخری دن گزار رہے تھے، ان کے انتقال سے ان کے بھائی، ان کے گھر والوں اور اعزا و اقارب کو جو رنج پہونچا ہے وہ کم نہیں رضوان کو بھی سخت دھکا پہونچا اور وہ ایک قابل اہل علم، شفیق اور محبت کرنے والی ہستی کو کھو بیٹھا، اسکے علاوہ شفیقؔ صاحب کے اُٹھ جانے سے اسلامی حلقوں کو بڑا نقصان پہونچا، آج جب کہ عام طور پر شعراء الحاد، زندقہ آزادی و بیباکی کو ہوا دے رہے ہیں، ایک ایسے قابل احترام اور مشہور شاعر کا اسلام کا دفاع کرنا اور آزادی و بیباکی کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا بڑی بات تھی، وہ یکساں سارے سنجیدہ حلقوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور ان کی نظمیں سنجیدہ پرچوں اور رسالوں کو زینت بخشتی تھیں اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، ان کے درجات بلند کرے اور ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے اور جو انھوں نے زندگی میں تکلیفیں اٹھائی ہیں ان کا بہتر سے بہتر بدلہ دے اور دوسرے شعراء کو ان کے درد و اثر اور محبت و اخلاص کا کچھ نہ کچھ حصہ عطا فرمائے۔ آمین

تعلیمات قرآن

★:—— مولانا محمد منظور نعمانی

وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل رکوع ۳)

ترجمہ:- اور اپنے قرابت داروں کا حق ادا کرو اور مسکینوں اور پردیسیوں و مسافروں کو بھی ان کا حق دو اور اللہ کا دیا ہوا مال فضولیات میں مت اُڑاؤ۔

اور سورہ روم میں ایک جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الروم، ع ۴)

ترجمہ:- پس ادا کرو قرابت داروں کو ان کا حق اور (اسی طرح دو) مسکینوں اور حاجتمندوں کو اور پردیسیوں مسافروں کو (جو ان کا حق ہے) یہی (طریقہ) بہتر ہے ان بندوں کیلئے جو اللہ کو چاہتے ہیں (یعنی اسکی رضامندی کے طالب ہیں) اور یہی بندے فلاح یاب ہونیوالے ہیں۔

مذکورہ بالا آیتوں میں ہمدردی اور اعانت کے مستحق کمزور طبقوں میں سے یتیموں مسکینوں، غلاموں، ماتحتوں اور مسافروں، پردیسیوں کا ذکر آیا ہے اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کے حقوق ادا کرنے اور انکی اعانت و

خدمت کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، بعض دوسری آیتوں میں اسیروں یعنی قیدیوں کی بھی اسی قسم کی خدمت کی ترغیب دی گئی ہے، سورۂ دہر میں جنتیوں کے وہ اوصاف اور اعمال بیان کرتے ہوئے جن کے بدلے میں ان کو جنت اور جنت کی نعمتیں ملیں گی۔ ارشاد فرمایا گیا ہے۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا
وَّأَسِيرًا ۝ (الدھر، رکوع ۱)

ترجمہ :- اور وہ بندگان خدا کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت کی بنا پر مسکینوں اور یتیموں کو اور قیدیوں کو۔۔۔

ان کمزور طبقوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے سلسلہ میں قرآن مجید کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ جو بچہ باپ کی سرپرستی سے محروم ہو کر یتیم ہو گیا ہو اس سے شفقت کا برتاؤ کرو اور جو کوئی بیچارہ لاچاری اور ناداری سے مجبور ہو کر تم سے سوال کرے، اس کے ساتھ رحمدلی اور نرمی کا معاملہ کرو، اس کو کبھی نہ جھڑکو، ارشاد ہے۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ (والضحیٰ)

ترجمہ :- پس جو یتیم ہو اس کو مت ڈانٹو، مت دباؤ اور بیچارہ مانگنے والے کو مت جھڑکو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

★ ــــــــــــــــ امۃ اللہ تسنیم

غریبوں کا صدقہ کیا ہے حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے، غریبوں نے کہا یارسول اللہ، دولت مند ہم پر سبقت لے گئے۔ ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں۔ ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں مگر وہ اپنے فاضل مالوں سے صدقہ دے کر ہم سے سبقت لے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے بھی صدقہ میں وسعت رکھی ہے، بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے؛ ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے؛ ہر تہلیل صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے باز رکھنا صدقہ ہے۔ انھوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ اگر اپنی خواہش کے کام کرے؟ فرمایا کوئی اپنی خواہش حرام طور سے پوری کرتا ہے تو گنہگار ہوتا ہے اور اسی طرح کوئی حلال طور سے جو اپنی خواہش پوری کریگا تو لازماً ثواب کا مستحق ہوگا۔

مسلمان بھائی سے خوش ہو کر ملنا حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو۔ (مسلم)

صبح و شام کی نماز حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح و شام نماز پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا

نیکیوں کی متعدد صورتیں حضرت ابوذر جندب بن جنادہ سے روایت ہے کہ یا رسول اللہ کون عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان، اس کے راستے میں جہاد، میں نے کہا کس گردن کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا جو مالکوں کے نزدیک سب سے اعلیٰ اور سب سے بیش قیمت ہو - عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ فرمایا کرنے والوں کی مدد کرو، یا بے سلیقہ اور پھوہڑ آدمی کا کام بنا دو - عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو سکے، فرمایا لوگوں کو اپنی ذات سے تکلیف نہ دو تو یہ خود اپنے اوپر تمہارا صدقہ ہے (بخاری - مسلم)

صدقہ کی بہت سی صورتیں حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہر جوڑ پر صدقہ ہے ہر تسبیح (سبحان اللہ) کہنا صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے - ہر تحمید (الحمد للہ) کہنا صدقہ ہے - ہر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے - برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا ان چیزوں کا بدل ہے

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کئے گئے ان کی بھلائیاں اور برائیاں دکھائی گئیں - میں نے ان کے اعمال کے محاسن میں راستہ کی گندگی اور تکلیف کا ہٹا دینا پایا اور ان کے اعمال کی برائیوں میں یہ پایا کہ کھکار اور تھوک ہو اس کو دبایا نہ جائے (مسلم)

شاکر اسعدی

دولتِ لازوال پیدا کر

علم دین میں کمال پیدا کر — دولتِ لازوال پیدا کر
اپنی کوتاہیوں کو کر محسوس — سب سے بڑھ کر کمال پیدا کر
قال سے کام کیا بنے گا خاک — اپنے اندر تو حال پیدا کر
ہوگا آئینہ رنگ قلبِ سیاہ — دل میں حزن و ملال پیدا کر
قلب پر ہوگی بارشِ انوار — وجہِ کسبِ حلال پیدا کر
ہر مصیبت پہ ہوگا صبر و سکوں — ذوقِ عشقِ بلالؓ پیدا کر
دونوں عالم سنوار لے اے دوست — خوئے صدقِ مقال پیدا کر
دعوئ عشق ہے تو حکموں پر — جذبۂ امتثال پیدا کر
الفتِ ذوالجلال پیدا کر — ذوقِ انفاق مال پیدا کر
آرزوئے وصال پھر کرنا — پہلے تابِ وصال پیدا کر

مردِ مومن کا ہے بلند مقام
طاقتِ پر و بال پیدا کر

ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی (شام)
ترجمہ: سید محمد اجتبا ندوی

عورت تاریخ کے مختلف دور میں

"یہ ایک باب ہم ڈاکٹر مصطفےٰ السباعی صدر شعبہ فقہ اسلامی وقانون دمشق یونی ورسٹی کی تازہ کتاب "المرأۃ بین الفقہ والقانون" سے ترجمہ کرکے قارئین "رضوان" کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، اس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دوسری قوموں اور مذاہب نے عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اسلام نے عورت کو کیا عطا کیا اور اس سے اس کتاب کی قیمت اور جامعیت کا اندازہ بھی ہو جائے گا۔ میرے خیال میں اس موضوع پر یہ پہلی جامع اور فاضلانہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔"

اجتبا ندوی

میں پہلے ما قبل اسلام کی قدیم سوسائٹیوں میں عورت کے اجتماعی اور قانونی حالات اور حیثیت کا ایک تاریخی جائزہ لینا ضروری سمجھتا ہوں، اسلام کے بعد یورپ کے درمیانی صدیوں اور زمانہ حال میں عورت کی جو حیثیت اور مقام ہے اس کا بھی ایک سرسری جائزہ لینا چاہتا ہوں، ہر انصاف پسند پڑھا لکھا، ان حالات اور واقعات کو دیکھ کر بلا تکلف فیصلہ کر سکتا ہے کہ عورت قوموں اور مذاہب کے سخت گیر اور رجیمانہ سلوک کے تضاد اور اختلاف کے باوجود اسلام سے قبل وہ اجتماعی مقام اور قانونی حقوق حاصل نہیں کر سکی جس کی وہ اپنی قدرتی نشو و نما اور

صلاحیت کے زیر اثر مستحق تھی تاکہ وہ زندگی کا عظیم الشان پیغام بحسن و خوبی انجام دے سکتی اور نہ وہ اپنی اس پوزیشن کے مطابق ہی حقوق حاصل کر سکی جس کا تسلیم کرنا ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ ہم اس کا ایک مختصر خاکہ پیش کرتے ہیں۔

یونان میں :

یونانی تہذیب و تمدن کے ابتدائی دور میں عورت پاکدامن اور نیک سیرت تھی، گھر یلو ضروریات اور نگہداشت میں منہمک و مشغول رہتی تھی اور گھر سے باہر نہیں نکلا کرتی تھی، علم و ثقافت سے یکسر محروم تھی اور عام زندگی میں بالکل شریک نہیں تھی، بڑی حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھی جاتی تھی، یہاں تک کہ یونانی اسے شیطان کی ناپاک کرتوت تصور کرتے تھے، شریف اور بڑے گھرانوں میں پردہ رائج تھا، قانونی حیثیت سے عورت ان کے یہاں تجارتی سامان تصور کی جاتی تھی اور بازاروں میں اسکی خرید و فروخت ہوتی تھی، اجتماعی حقوق اور اس سے متعلق ہر مقام و پوزیشن اور آزادی سے محروم تھی، انھوں نے اس کو وراثت میں کوئی حق نہیں دیا تھا، اسکی زندگی کی باگ ڈور ایک آدمی کو سونپ دی تھی اور اس کو اس کی شادی کا مالک و مختار قرار دیا تھا، اس کو یہ حق حاصل تھا کہ جس کو چاہے اس عورت کا شوہر بنا کر اس کے حوالہ کر دے اور اس کو اس کے مال و دولت کا نگہبان بنا دیتے تھے اس طرح عورت اپنے مال میں بغیر اسکی رضامندی کے کوئی تصرف نہیں کر سکتی تھی اور مرد کو ہی ازدواجی رشتہ کے توڑنے اور ختم کرنے کا قطعی حق دیا گیا تھا، اور چند مستثنیٰ حالات کے سوا عورت کو طلاق طلب کرنے کا کوئی حق نہیں تھا، بلکہ اس قسم کے حقوق

حاصل کرنے کے سارے ذرائع اور وسائل پر پابندیاں عائد کردی تھیں، ان رکاوٹوں میں ایک یہ بھی تھی کہ اگر عورت طلاق کے لئے عدالت کا رُخ کرتی تو مرد راستہ ہی سے اُچک لے جاتا اور اسے زبردستی گھر لوٹا لاتا تھا۔

ہاں اسپارطہ (ایک رومی مقام) میں اسے کچھ سوشل حقوق دینے میں وسعت نظری سے کام لیا گیا تھا، اور اسے وراثت اور گذارہ اور کاروباری اہلیت کے سلسلہ میں تھوڑے بہت حقوق عطا کئے تھے لیکن ایسا انھوں نے اپنی فراخدلی اور عورت کی صلاحیت و اہلیت کو تسلیم کرنے کی وجہ سے نہیں کیا تھا بلکہ انھوں نے شہر کے جنگی حالات کے پیش نظر ایسا کیا تھا، کیونکہ وہاں کے باشندے جنگجو تھے، مرد ہمیشہ محاذ جنگ پر رہا کرتے تھے اور اپنی عدم موجودگی میں معاملات اور کاروباری تصرف کو عورت پر چھوڑ دیا کرتے تھے، اسی وجہ سے اسپارطہ میں عورت سڑک پر زیادہ نظر آتی تھی اور اتھینا (اثینا) اور یونان کے دیگر شہروں کی عورتوں کے مقابلہ میں اس کو زیادہ آزادی حاصل تھی، اس وجہ سے ارسطو، اسپارطہ کے باشندوں کو عورت کے اس آزادی اور حقوق دیے جانے پر قابل مذمت اور گرفت قرار دیتا ہے، حتی کہ وہ اسی آزادی اور حقوق دیے جانے کو اسپارطہ کے زوال اور پسپائی کا سبب بتاتا ہے۔ اور جب یونانی تمدن و تہذیب اپنے عروج اور اوج کمال پر پہونچی تو عورت پستی اور انحطاط کی طرف مائل ہوگئی اور کلب گھروں اور محفلوں میں مرد کے شانہ بشانہ شریک ہونے لگی، اس کے نتیجہ میں بداخلاقی اور فحش کاری عام ہوگئی، حتی کہ زنا کوئی برا فعل نہیں شمار کیا جاتا تھا، طوائفوں کے مکانات، ادب و سیاست

کے مرکز بن گئے اور فن و آرٹ کے نام پر برہنہ تصویریں اور مورتیاں بنانے اور رکھنے لگے، مرد و عورت کے ناپاک تعلقات کو ان کے مذاہب نے تسلیم و اعتراف کرلیا۔ یونانیوں کی ایک دیوی (افروڈیٹ تھی) جو ایک دیوتا کی بیوی تھی اور اس نے تین دیوتاؤں سے خیانت اور بے وفائی کی تھی اور عام لوگوں میں سے ایک شخص اس سے ناجائز تعلق رکھتا تھا، جس سے ان کا محبت کا دیوتا (کیوپڈ) پیدا ہوا تھا، یہ ان کے تمدن و تہذیب کی انتہا تھی اور یہاں پہونچکر وہ زائل و نیست و نابود ہوگئی۔

رومیوں میں :-

رومیوں کی قدیم سوسائٹی میں باپ اپنے بچہ کو خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی اپنے خاندان کا ایک فرد تصور کرنے پر مجبور نہیں تھا، بچہ پیدا ہوتے ہی باپ کے قدموں پر ڈال دیا جاتا تھا اگر وہ اسے اُٹھا کر گود میں لے لیتا تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ خاندان سے اس بچہ کا انضمام قبول کرلیا گیا ہے ورنہ نہیں اس وقت بچہ شاہراہ عام یا گرجا گھروں کے صحن میں ڈال دیا جاتا تھا، اگر وہ لڑکا ہوتا تو کوئی اُسے اُٹھا لیتا ورنہ وہ معصوم اسی جگہ بھوک و پیاس اور سورج کی تپش یا سردی کی شدت سے بے تاب ہوکر دم توڑ دیتا تھا۔

خاندان کے سربراہ کو یہ حق حاصل تھا کہ غیر متعلق لوگوں میں سے جس کو چاہتا اپنے خاندان سے وابستہ کرلیتا تھا اور اپنی اولاد میں سے جس کو چاہتا فروخت کرکے خاندان سے الگ کردیتا تھا، بعد میں "بارہ تختی" قانون نے یہ پابندی عائد کردی کہ صرف تین بار فروخت کرنے کا حق ہے

پس اگر کسی باپ نے اپنے بیٹے کو متواتر تین مرتبہ فروخت کیا تو اسے خاندان کے سربراہ کے تسلط سے آزادی کا حق حاصل ہو جاتا تھا، لیکن لڑکی خاندان کے سربراہ کی زندگی تک اس سے آزاد نہیں ہو سکتی تھی۔

سربراہ خاندان کا تسلط اس کے بیٹے بیٹوں اور بیوی اور لڑکوں پوتوں کی بیویوں پر تاحیات باقی رہتا تھا اور اس کو ان لوگوں کے فروخت کرنے، جلا وطن اور قتل و ایذا رسانی کا حق تھا، کیونکہ وہ ان کی حفاظت اور حمایت کا ذمہ دار نہیں تھا بلکہ صرف مالک ہوتا تھا اور گوستیناں (۵۶۵ء) کے قانون تک اس کا عام رواج تھا، اس قانون نے باپ کے اختیارات کو گھٹا کر صرف باز پرس اور سرزنش کی حد تک رکھا۔

خاندان کی دولت کا مالک صرف سربراہ خاندان ہوا کرتا تھا کسی دوسرے کو ملکیت کا حق نہیں تھا، وہ دولت میں اضافہ اور ترقی کے لئے سارے لوگوں کو آلۂ کار کے طور پر استعمال کرتا تھا، اور لڑکوں و لڑکیوں کی رضامندی لئے بغیر وہ ان کی شادیاں کر دیا کرتا تھا، لڑکی کو مال و دولت رکھنے اور اسکی ملکیت کا حق نہیں تھا، اگر کوئی چیز کماتی تو وہ سربراہ خاندان کے مال میں ملا دیا جاتا تھا، خواہ لڑکی بالغ ہوتی یا شادی شدہ! بعد کو قسطنطین کے زمانہ میں یہ طے پایا کہ جو لڑکی کو اس کی ماں کی میراث سے حاصل ہو وہ اس کے والد کے مال سے الگ رکھا جائے، لیکن اس کے استعمال اور خرچ کرنے کا حق والد ہی کو تھا، باپ لڑکی کو رخصت کرتے وقت اسکی دولت کا تہائی حصہ خود لے لیتا تھا اور باقی لڑکی کے حوالہ کر دیا کرتا

تھا، لیکن گوستینان کے زمانہ میں یہ طے پایا کہ اگر لڑکی بذات خود یا سربراہ خاندان کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے ذریعہ سے کوئی دولت کمائے یا حاصل کرے تو وہ اسی کی ملکیت تصور کی جائے گی، لیکن جو کچھ اسے باپ کے واسطہ سے ملتا تھا وہ سربراہ خاندان کی ملکیت میں باقی رہتا تھا، مگر اُس دولت کی ملکیت حاصل ہو جانے کے باوجود سربراہ خاندان کی رضامندی کے بغیر لڑکی کوئی تصرف نہیں کر سکتی تھی۔

(باقی)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی دو اہم کتابیں

هندوستانی مسلمان

ہندستان کی تاریخ میں مسلمانوں کا کردار، ان کے شہرۂ آفاق علمی و تعمیری کارنامے، زندگی و تمدن پر گہری چھاپ، جنگ آزادی، قیادت و رہنمائی، ان کے موجودہ مسائل، یہ کتاب درحقیقت سیکڑوں کتابوں کا مجموعہ ہے

مجلد سہ رنگا گرد پوش ——— قیمت تین روپیہ پچاس پیسے

اسلام اینڈ دی ورلڈ

(انگریزی) ترجمہ ڈاکٹر محمد آصف قدوائی۔ مشہور کتاب انسانی دنیا پر عروج و زوال کی چودہ سو سالہ تاریخ ——— قیمت چار روپے

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام ۳۷، گوئن روڈ - لکھنؤ

عزیز النساء

سبق آموز واقعات

آگ کے کنگن:۔

ایک صحابی بی بی اپنی ایک لڑکی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں، لڑکی کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے، آپ نے ان کنگنوں کو دیکھا تو فرمایا "کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟" بولیں نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن اس کے بدلے اس کے ہاتھوں میں آگ کے کنگن پہنائے؟ انھوں نے یہ سُنا تو فوراً کنگن آپ کے سامنے ڈال دے کہ یہ خدا اور خدا کے رسول ہیں۔

گھنگرو کی آواز:۔

ایک بار ایک لڑکی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ گھنگرو پہنے ہوئے تھی، گھنگرو کی آواز سُنتے ہی حضرت عائشہؓ بولیں کہ گھنگرو پہنے ہوئے وہ میرے پاس نہ آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں اس قسم کی آوازیں آتی ہیں اسمیں فرشتے نہیں آتے۔

غیرت وحمیّت

ایک صحابیہ کا بیٹا شہید ہوگیا۔ وہ بی بی نقاب پہن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، صحابہ کرامؓ نے دیکھ کر کہا بیٹے کی

شہادت کا حال پوچھنے آئی ہو اور نقاب پہن کر۔ وہ صحابی بی بی بولیں میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے شرم و حیا کو تو نہیں کھویا (ابوداؤد)

باریک دوپٹہ:۔

ایک بار حضرت عائشہؓ کی بھتیجی حفصہ بنت عبدالرحمٰن نہایت باریک دوپٹہ اوڑھ کر سامنے آئیں، دیکھتے ہی غصہ سے ڈوپٹہ کو چاک کر دیا، پھر فرمایا تم نہیں جانتیں کہ سورۂ نور میں خدا نے کیا احکام نازل فرمائے ہیں اس کے بعد گاڑھے کا دوپٹہ منگوا کر اُڑھایا۔

مصنوعی بال:۔

ایک دفعہ کسی عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ میری بیٹی دلہن بنی ہے لیکن بیماری سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں، کیا مصنوعی بال جوڑ دوں حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

مخلوط اجتماع:۔

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے دیکھا کہ راستے میں مرد و عورت مل جُل کر چل رہے ہیں۔ عورتوں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا، پیچھے چلو، تم وسط راہ سے نہیں گزر سکتیں، اس کے بعد عورتوں کا حال یہ ہوگیا تھا کہ گلی کے کنارہ سے اس طرح لگ کر چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے اُلجھ جاتے تھے۔

صبر وضبط:۔ جنگ اُحد سے واپسی پر صحابیات اپنے اپنے

اعزا و اقارب کا حال دریافت کرنے آئیں، انھیں آنے والیوں میں حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ نے اُن سے فرمایا حمنہ اپنے بھائی عبداللہ بن جحش پر صبر کرو۔ حمنہ نے اِنّا للہ پڑھا اور ان کیلئے دعائے مغفرت کی، آپ نے پھر فرمایا اپنے ماموں حمزہؓ ابن عبدالمطلب پر بھی صبر کرو، انھوں نے اس پر بھی انا للہ پڑھا اور دعائے مغفرت کی پھر خاموش ہوگئیں۔

اب وہ زمانہ گیا:۔

ایک خاتون جو اسلام لانے سے پہلے آزادانہ زندگی گزارتی تھیں اور اخلاقی حالت اچھی نہ تھی، جب اسلام لائیں تو ایک بار کسی آدمی نے ان کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو بڑے استغنا اور خودداری سے جواب دیا" ہٹو اب وہ زمانہ گیا اور اسلام آیا۔

اسلام کی تبلیغ:۔

حضرت ام حکیم بنت الحارث عکرمہ ابن ابی جہل کی بیوی تھیں، وہ فتح مکہ کے دوران مسلمان ہوگئیں، لیکن ان کے شوہر بھاگ کر یمن چلے گئے، حضرت ام حکیم کو بڑی فکر ہوئی وہ یمن گئیں اور اپنے شوہر کو مسلمان ہونے پر اصرار کیا اور ان کو مسلمان کر کے حضور کی خدمت میں لے آئیں۔ حضورؐ نے جب ان کو (عکرمہ ابن ابی جہل کو) اپنے سامنے دیکھا تو خوشی سے اُچھل پڑے۔

ذکیہ شعیب نگرامی

تعلیم نسواں
اسلام کی نظر میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصول کے تحت مرد اور عورت کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں رکھا۔

چنانچہ بہت سے اسلامی مؤرخین اپنی کتابوں میں ایسی متعدد خواتین کا ذکر کرتے ہیں جو صدر اسلام میں پڑھنے میں مہارت رکھتی تھیں۔

ایک اسلامی مؤرخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المومنین حضرت حفصہؓ و عائشہؓ کے بارے میں لکھتا ہے کہ وہ اچھی طرح لکھنا اور پڑھنا جانتی تھیں ـــــ خصوصاً حضرت عائشہؓ تو قرآن کی کثرت سے تلاوت کیا کرتی تھیں، نیز آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی تعلیم حاصل کی، آپ کے بارے میں آنحضرتؐ نے فرمایا۔

" اے لوگو! اپنا نصف دین حمیراؓ سے حاصل کرو۔"

حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار حدیثیں روایت کیں۔

عروۃ بن زبیر نامی ایک صحابی کہتے ہیں " میں نے حضرت عائشہؓ کی طرح فقہ، طب اور شعر میں کسی کو ماہر نہیں پایا، اسی طرح حضرت خنساء بھی ایک مشہور اسلامی شاعرہ تھیں، جن کا علم و ادب میں ایک خاص مقام تھا۔

اسلامی تاریخ کی کتابیں ایسی جلیل القدر خواتین کے اسماء گرامی سے بھری پڑی ہیں جنھوں نے ہمارے پیارے دین کی دی ہوئی مرد عورت کی تعلیمی مساوات سے فائدہ اٹھا کر تعلیم حاصل کیا اور اپنا تعلیمی دنیا میں ایک خاص مقام پیدا کیا۔

مذکورہ مثالوں سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ اسلام نے اور دینوں کے مقابلہ میں عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیا اور اس پر اس کی ہمت افزائی کی۔

صرف یہی نہیں بلکہ عورت کو دنیا میں ایک انسان کی طرح اپنے اور اس کے تمام انسانی حقوق دیے۔ اور کہا کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۚ (قرآن کریم)

اسلام نے عورت کی خرید و فروخت کی ہوئی چیزوں کو جائز قرار دیا، اسی طرح اسلام نے عورت کو تجارت میں حصہ لینے اور اس کے ذاتی مال میں پوری آزادی دی کہ وہ جس طرح چاہے اپنے مال کو خرچ کرے، بہر نوع اسلام نے عورت کو پوری تعلیمی آزادی دی۔

چنانچہ اسلامی حکومتوں میں عورتوں نے ادب و شعر و حکمت و دین سب ہی چیزوں میں ایک اہم مقام پیدا کیا اور یہ اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ جس میں مرد و عورت کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

جس کے جھنڈے کے تحت مسلم خواتین اپنے وہ پورے انسانی تعلیمی سماجی حقوق حاصل کر سکتی ہے جو کسی دوسرے دین کے ماننے والی خواتین کے لئے مشکل ہے۔

زادِ سفر

مترجمہ:۔ آمۃ اللہ تسنیم
مقدمہ:۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ

امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا سلیس اور عام فہم ترجمہ۔ جس میں وہ صحیح روایات ہیں جن کا تعلق فضائل اعمال اخلاق، اصلاح و تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام و مسائل سے ہے۔ یہ کتاب بہترین دینی مصلح اور مربی و مرشد کا کام کرتی ہے۔ ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ، پھر احادیث ہیں

مکمل دو جلد، مجلد قیمت آٹھ روپے

بابِ کرم

:۔ از آمۃ اللہ تسنیم ۔ مناجات و سلام کا ایک مختصر مجموعہ دینی ادب کا ایک شاہکار، ہر ایک کے پڑھنے کے قابل قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ
مکتبۂ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ لکھنؤ

حافظ محمد عبد السمیع ادیب ماہر

آہ! شفیق جونپوری

اے دوستو! شفیق وفادار چل بسا

ہر اہلِ دل ہے آج پریشاں یہ کیا ہوا؟ جس کو بھی دیکھیے وہ ہے گریاں یہ کیا ہوا؟
اُترا ہوا ہے چہرۂ زیبائے شاعری بکھرے ہوئے ہیں گیسوئے لیلائے شاعری
گم ہو گیا ہے لعلِ درخشانِ شاعری اب چھپ گیا وہ نیّرِ تابانِ شاعری
اُردو کا اک سخنورِ ذیشان اُٹھ گیا کشتیِ شاعری کا نگہبان اُٹھ گیا
اے دوستو! شفیق وفادار چل بسا احباب کا رفیق وفادار چل بسا
احباب کو مجسمۂ غم بنا گیا بزمِ سخن کو مجلسِ ماتم بنا گیا

...

اے دوست کیا بتاؤں تجھے میں کیا تھا وہ گلزارِ شعر کا گلِ نکہت فزا تھا وہ
حق گو تھا، حق پسند تھا، حق آشنا تھا وہ باطل کی قوتوں سے نبرد آزما تھا وہ
اک ماہرِ زباں تھا، اہلِ قلم تھا وہ خوش فکر و خوش بیان تھا جادو رقم تھا وہ
وہ شاعرِ فصیح، سخندانِ خوش کلام پہچانتا تھا جو ادب شعر کا مقام

رحمت ہو اسکی روح پہ ربِّ کریم کی
حاصل ہوں اس کو نعمتیں باغِ نعیم کی

سُنّتِ بتولؓ کا مُنہ نہ چڑھاؤ

(مترجمہ غلام قادر سربازی نمائندہ خصوصی ایشیا، مقیم مدینہ منورہ)

"یہاں آج کل عراقی اخوان المسلمون کے مشہور رہنما اور عالم دین جناب محمد محمود الصوّاف صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں، اور مسجد نبوی میں دو جمعوں سے اُن کی ایمان افروز تقریر سننے میں آرہی ہے۔ اکی مرتبہ انھوں نے عورتوں میں نمائش و زیبائش کے بڑھتے ہوئے رجحان پر تبصرہ فرمایا جو مقصدی اعتبار سے بڑا اہم ہے اور مغربیت کے روز افزوں اثر و نفوذ پر روشنی ڈالتا ہے مدینہ میں مغربیت اور فیشن زدگی کی بیماری اُن خواتین کے ذریعہ یہاں پھیل رہی ہے جو یہاں مصر، شام اور اُردن سے آتی ہیں، یہ خواتین یہاں پورے تبرّجِ جاہلیت کے ساتھ بے پردہ اور برسرِ عام گھومتی ہیں۔ حتیٰ کہ مسجد نبوی میں بھی داخل ہو جاتی ہیں اور قطعاً کوئی شرم و حیا محسوس نہیں کرتیں۔ صوّاف صاحب نے اپنے مخصوص خطیبانہ انداز میں فرمایا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری ...... بیٹیاں اور بہنیں مسجد نبوی میں بے حجابانہ داخل ہوتی ہیں، یہ بات سخت معیوب اور افسوسناک ہے، دخترانِ اسلام کی یہ شان نہیں کہ وہ بناؤ سنگار کر کے اور خوشبو لگا کر نوجوانوں کو فتنے میں ڈالنے کے لئے گھروں سے نکلیں۔ اے مسلمانو! میں تمھیں اس صاحبِ قبر و روضہ کی

بیان کردہ حدیث اسی منبر سے یاد دلاتا ہوں۔ سنو! حضورؐ نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمہارے لئے اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کی "رعنائی" تمہارے سامنے آئے گی اور تم اُسی کی دُھن میں لگ جاؤ گے۔ تم سے جہاد کا دامن چھوٹ جائے گا اور میں تم کو عورتوں کے فتنے سے ڈراتا ہوں کہ یہ شیطان کے پھندے ہیں۔ یہ بڑے بڑے عقلمندوں کو پھنسا لیتے ہیں۔ نیز حضورؐ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو عُریاں لباس پہن کر نازو انداز سے چلتی ہیں۔

اے روضۂ نبویؐ پر آنے والیو!

اے روضۂ نبوی پر آنے والیو! اگر تمھیں اس ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی تعلق ہے تو لعنت کے مظاہر دُور کر کے آؤ۔ اگر تم چاہتی ہو کہ فرشتے تمہارے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھیں اور تمھیں یہاں کی عبادت کا ثواب ملے۔ تو یہاں عفت مآب خواتین کی طرح باپردہ آؤ۔ کافرات کی صفات کو چھوڑو اور عائشہؓ اور فاطمہ زہراؓ کی صفات اختیار کرو اور کعبہ میں برہنہ ہو کر طواف کرنے کی قدیم اور جاہلانہ رسم کی طرف نہ پلٹو۔

سُنت بتولؓ کا منہ نہ چڑھاؤ

میں باہر سے آنے والی حاجیات کو بھی اس خدا کا واسطہ دیتا ہوں، جس نے اپنے آخری رسول کے ذریعہ ہمیں راہ ہدایت دکھائی کہ وہ اُس رسول برحق کے دیار میں اُس کے ارشادات کی لاج رکھیں، یہاں آکر حدود اللہ کو نہ توڑیں۔ اگر وہ اپنے ملکوں میں ملکہ الزبتھ اور مارگریٹ کے طریقے چھوڑنے کو تیار نہیں تو کم از کم یہاں آکر سنت بتول کا منہ نہ چڑھائیں۔ (ایشیا لاہور)

محمد ثانی حسنی

حرم نبویؐ میں

اینجا بیا کہ مہبطِ انوارِ ایزدی است
اینجا بیا کہ مشرقِ نورِ محمدی است

بابِ جبریل سے عاشقانِ مصطفےؐ اپنے دلوں کو تھامے، سروں کو جھکائے اشک بار آنکھوں سے گرتے پڑتے کیف و سُرور کے ساتھ دربارِ رسالت میں حاضری دے رہے ہیں، سب کی زبانوں پر درود و سلام جاری اور دلوں پر ہیبت طاری ہے۔ ہر ایک دم بخود ہے، مجال نہیں کہ نظر اُٹھے اور ادھر اُدھر بھٹکتی پھرے۔

اے جاں بلب آمدہ ہشیار خبردار
وہ سامنے ہیں حضرت سلطانِ مدینہؐ

دائیں طرف جنگلہ سے گھرا ایک چوکور بلند چبوترہ بنا ہے، اس پر خدّام حرم نبوی (اغوات) لانبے لانبے کرتے پہنے بڑی بڑی تسبیحیں لئے بیٹھے ہیں، قریب ہی ایک خوش الحان مصری قاری مست کر دینے والی آواز سے تلاوت قرآن پاک کر رہا ہے، جو ادھر سے گزرتا ہے وہ اپنے کو مجبور پاتا ہے کہ ذرا دیر ٹھہر کر ادب و توقیر سے قرآن کی چند آیات سُنے تو آگے بڑھے۔

ہر طرف ایک سکوت سا طاری ہے، اگر آواز ہے تو ذکر و تلاوت کی

آواز ہے یا درود وسلام کی بھنبھناہٹ جو کبھی آہستہ آتا ہے روضۂ جنت میں چلا جاتا ہے، وہ روضۂ جنت جس کے متعلق حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مابین منبری وبیتی روضۃ من ریاض الجنۃ "میرے منبر اور میرے گھر کا درمیانی حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے" پھر کون ہے جو اس پیارے باغیچہ کی سیر نہ کرے اور عبادت خداوندی میں تھوڑا بہت وقت گزار کر جنت میں اپنے.... قیام کی ضمانت نہ حاصل کرے۔ چھوٹا بڑا، مرد و عورت، امیر وغریب، توانا اور مجبور، ہر ایک کو دیکھیے محرابوں میں، ستونوں کے درمیان، دائیں بائیں، آگے پیچھے، عبادت وریاضت، ذکر وتلاوت میں مشغول ہے اور اس جذب وکیف کے ساتھ مشغول ہو کر جیسے وہ دو عالم کی قید سے آزاد ہو کر کسی اور عالم کی سیر کر رہا ہو۔

آزاد ہو رہا ہوں دو عالم کی قید سے
مینا لگا ہے جب سے مجھ بے نوا کے ہاتھ

محراب نبوی کا تو یہ حال ہے کہ اس تک پہنچنا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے، ایک لانبی لائن اس میں درجنوں آدمی آگے پیچھے لگے، سکون ووقار سے کھڑے آگے والے آدمی کے فارغ ہونے کے انتظار میں، وہ فارغ ہوا تو دوسرا آگے بڑھا، اس نے دو رکعت پڑھ کر فراغت حاصل کی تو تیسرا چلا، صبح سے شام تک یہی سلسلہ چلتا رہتا ہے، کتنی مبارک، کتنی مقدس اور کتنی پیاری جگہ ہے یہ.... جہاں ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں ادا کرتے رہے۔ جہاں آپ کے قدم مبارک رہتے تھے وہاں آج ہماری

آپ کی سجدہ گاہ ہے۔

ادب ولحاظ اتنا کہ حجرۂ نبوی کی طرف نظر بھر کر دیکھنا مشکل، مگر صبر وقرار کی اتنی کمی کہ نظر چرا چرا کر دیکھنے پر ہر ایک مجبور، ہر ایک محبت وعشق میں چور اور انتہائی جذب وکیف سے مخمور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا آگے چل رہا ہے، کوئی بے اختیار رونے لگا ہے کوئی اُترے ہوئے چہرے، پتھرائی ہوئی آنکھ سے لرزتا سمٹتا چلا جا رہا ہے مگر دل ہے کہ جذبات سے امڈا.... آ رہا ہے، آنکھیں تو خشک ہیں مگر جذبات کی طغیانی دل کو کہیں سے کہیں بہائے لے جا رہی ہے۔

محبت میں اک ایسا وقت بھی دل پر گزرتا ہے
کہ آنسو خشک ہو جاتے ہیں طغیانی نہیں جاتی

آنکھوں کو بھی ناز ہے اور دل کو بھی فخر، جسم کو بھی اپنے اوپر رشک آ رہا ہے کہ ہاں کم نگاہی وبے بضاعتی ایسے دربار عالی میں پہونچنا ہوا جس کا خیال وتصور بھی دنیا کی ساری نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گُل
نسیم صبح تیری مہربانی

رشک آئے تو کیوں نہ آئے، ناز ہو تو کیوں نہ ہو، فخر محسوس ہو تو کیوں نہ ہو کہ جیتے جی ان آنکھوں اور دل کو یہ دولت نصیب ہو رہی ہے۔

نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است
افتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است

مواجہ شریف کے سامنے :-

یار کا پاسِ ادب اور دل ناشاد رہے
نالہ تھمتا ہوا رُکتی ہوئی فریاد رہے

لیجئے ایسے دربار میں رسائی ہو ہی گئی، جہاں بڑے سے بڑے بزرگ، بادشاہ بھی آتے تھے تو لرزتے کانپتے آتے تھے، وہ سلاطین عثمان جن کا سکہ یورپ بلکہ سارے جہاں پر بیٹھا ہوا تھا وہ بھی اس در کی حاضری پہ لرزہ براندام ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے، وہ دربار جہاں عشق و محبت بھی اپنا کام تمام کر چکے ہیں جہاں نظریں ٹھہر نہیں سکتیں، جہاں دل اپنے قابو میں نہیں رہ پاتا، وہ آج ہماری نگاہوں کے سامنے ہے، مبارک ہو اور صد بار مبارک ہو ؎

لے ہی پہنچی بے خودیٔ شوق بزمِ یار تک
گو مجھے اک اک قدم ایک ایک منزل ہو گیا

یہ مواجہ شریف ہے، ہم سے آپ سے کتنا قریب، دل بے تاب ہے اور آنکھیں اشک بار، جسم لرزہ براندام، دل جذبات سے بھرپور، وفود کے وفود، جماعتوں کی جماعتیں، افراد کے افراد، ایک ملک کے نہیں سیکڑوں ملکوں کے دھڑکتے ہوئے دلوانے حاضر ہیں اور درود و سلام کے تحفے پیش کر رہے ہیں، پروانوں کی طرح نثار ہو رہے ہیں ؎

اُٹھنے کو ہے انکی نظر ہونے کو ہے وہ آنکھ تر
ہاں تیز کردے بے خبر سازِ نہانِ عاشقی

یہ ذات گرامی جس کی خدمت عالی میں یہ گنہگار خدام حاضر ہیں اور دُنیا کے دُور دراز مقامات سے گرتے پڑتے انتہائی ذوق و شوق سے سمٹ سمٹا کر آئے ہیں وہ ایک نہیں دو نہیں سیکڑوں کی کیا بات، دنیا کی ساری آبادی از شرق تا غرب، آج ہی نہیں قیامت کے دن تک آنیوالی نسلوں تک کی محسن اعظم اور اندھیری رات کا بدر کامل ہے ؎

ذرّہ ذرّہ عالمِ ہستی کا روشن ہو گیا
اللہ اللہ! شوکت و شانِ جمالِ مصطفےٰ

آپ کی عزت عالی پر ساری عزتیں قربان، آپ کے صرف ایک اشارہ پر ساری زندگیاں نثار، آپ کا نام نامی ہی ایسا ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ہر شخص مبہوت بنا کھڑا ہے، نہ دل قابو میں ہے نہ زبان نہ آنکھیں تھمتی ہیں نہ دل ٹھہرتا ہے، کسی کو اگر شمع پر فدا ہونا دیکھنا ہو تو یہاں آکر دیکھے وہ کیا دیکھے گا خود آکر اپنا دل دیدے گا، خود پروانہ وار نثار ہو گا۔

کیفِ نگاہِ ساقیٔ کوثر نہ پوچھئے
آیا جو سامنے وہی مخمور ہو گیا

ایک بار نہیں سو بار فدا ہو گا، اور کس کس ادا پر فدا ہو گا، یہ وہ خود نہیں بتا سکتا، ایک ادا ہو تو کہا جائے، یہاں تو سراپا حُسن و جمال اور بے مثال محبوبیت پائی جاتی ہے ؎

حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پھر ایسی ذاتِ عالی پر جس کے اخلاق و شمائل پر دُنیا انگشت بدنداں اور جس کے حُسن و جمال پر بدرِ کامل بھی شرم سے پانی پانی ہو، کیسے نہ فدا ہو جائے اور کس کس ادا کو گنا جائے، واہ تو سراپا حسن و جمال ہے ؎

کس ادا پر جان دوں تو ہی بتا اے چشمِ یار
جس ادا کو دیکھتا ہوں حُسن کی تصویر ہے

یہ رفعت و بلندی، یہ حُسن و جمال، یہ جذب و کشش، یہ نورِ مجسم، یہ خیرِ سراپا تو ایسا ہے کہ ہزار بار فدا ہوا جائے، صدقہ ہوں اور ہزار بار صدقہ ہوں، دل و جان صدقہ ہوں، جسم و روح صدقہ ہوں، دیدہ و دل صدقہ ہوں۔

احمدِ مرسل، فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
مظہرِ اوّل مرسلِ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

جسمِ مزکّی روحِ مصوّر، قلبِ مجلّی، نورِ معطّر
حُسنِ سراپا خیرِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم

علمِ لدنّی شانِ کریمی خُلقِ خلیلی شانِ رحیمی
زہدِ مسیحا عفّتِ مریم صلی اللہ علیہ وسلم

صدرِ اُمم سلطانِ مدینہ وہ جسکے کفِ پا کا پسینہ
گلکدۂ فردوس کی شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

ضیاء الحسنین صدیقی

ایک تاثّر ایک واقعہ

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ تمام اعمال کے نتائج نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر شخص کے لئے (اس کے عمل کا) وہی (نتیجہ) ہے جو اس نے نیت کی ہو۔ لہذا جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو گی اسے پائیگا۔ یا عورت کے لئے اس سے نکاح کرے گا تو (اللہ کے ہاں) اس کی ہجرت اسی (کام) کے لئے (لکھی جاتی) ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی (بخاری)

مذکورہ بالا حدیث ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ فائدہ حاصل کرنے والے فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور نظر انداز کرنے والے برائی کی طرف آگ کی تیزی کی طرح بڑھ رہے ہیں۔ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ہم کو اپنی نیت درست کرنا لازمی ہے، اگر نیت صالح ہو گی تو عمل صالح ہوں گے ورنہ نہیں، حالات کو سازگار بنانے کے لئے ہمیں خود اچھا بننا پڑے گا، اگر ہماری نیت ہی میں کھوٹ ہو گا تو ہم دوسروں کو بھی اپنا جیسا کھوٹا سمجھیں گے، آج کل تو اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اپنے آئینہ میں دوسروں کو پرکھتی ہے۔

ہم اپنا فائدہ تو دیکھتے ہیں مگر دوسروں کا نہیں، آج وہ مسلمان جس کی

صفت تھی کہ وہ دوسروں کو دھوکا نہ دیتا تھا اور نہ خود کھاتا تھا آج وہ دھوکا دے رہا ہے اور کھا رہا ہے، آہ! ہم نے آج اپنی نیتوں کو پامال کر کے رکھ دیا جب ہی ہم بدنام ہیں، اخلاقی گراوٹ بڑھتی جا رہی ہے حسبِ ذیل واقعہ ہمارے لئے تازیانۂ عبرت ہے ہم اس کو پڑھیں اور اس آئینہ میں اپنی اپنی صورت دیکھیں۔

میں ایک دوکان پر کھڑا ہوا تھا، اسی دوران ایک ...... شخص اس دوکان پر آیا۔ اس نے اپنے تین چار ماہ کے بچے کے لئے "ہارلکس" مانگا مگر دوکاندار کے پاس "آسٹر ملک" تھا۔ اس لئے اس نے گاہک کو ایک ڈبہ اسی کا لا کر دیا اور اس کی تعریف بھی کی۔ تعریف ایسی کہ گاہک سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ بنگالی ہونے کی بنا پر اردو کچھ گھڑی گھڑی سی بول رہا تھا، جس سے اس کو بنگالی سمجھنے میں غلطی بھی نہیں ہوئی اور وہ بنگالی تھا بھی، یعنی پٹھان وغیرہ نہیں تھا، کیونکہ یہ بیچارے بھی کھڑی اردو بولتے ہیں۔ اچھا تو گاہک بولا۔ "ڈاکٹر بولا ہے ہارلکس لینے کو۔ تو ہم یہ کیسے لے جائے"۔

یہ سن کر دوکاندار نے پھر آسٹر ملک کی تعریف کی۔ "یہ ضرور لے جائیے اس سے ضرور فائدہ ہوگا"۔

"اسے ہاں (یہاں) ہم کو کیمسٹ کی دوکان بھی نہیں دکھائی دیتا اب مارکیٹ جانا پورے گا" (پڑے گا)

میں پاس ہی کھڑا تھا، یہ سنتے ہی میں نے فوراً اشارہ سے کہا۔

"وہ کیمسٹ کی دوکان ہے۔ وہاں جا کر معلوم کر لو"۔

اس کے جانے کے بعد دوکاندار صاحب مجھ سے کہنے لگے :۔

"یار تم نے بہت برا کیا۔ ایک گاہک پھنسایا تھا۔ وہ بھی نکل گیا"

"کیوں؟"

"کیوں کہتے ہو۔ تین چار مہینے کا ڈبہ پڑا ہوا ہے، اگر نکل جاتا تو کچھ ہاتھ لگتا" اس کے بعد میں تھوڑی دیر وہاں رہا پھر واپس گھر چلا آیا۔

مگر میں یہ سوچ رہا تھا کہ ہماری اخلاقی حالت اتنی گر چکی ہے کہ دھوکا اور فریب سے کوئی پاک نہیں رہ گیا۔ ہم ترقی کیا کریں گے جب کہ ہم دوسروں کو نقصان پہنچا کر کامیاب بننا چاہتے ہیں۔

اگر ہماری نیت یہ ہوتی کہ ہم اپنی دوکان سے تجارتی لحاظ سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں تو کتنا اچھا ہے۔ مگر ہم اس کے برعکس کام کر رہے ہیں۔

دعا کیجئے کہ اللہ ہم کو نیت صالح عطا فرمائے، بلند کردار بنائے نیتوں کی کھوٹ کو دور کرے۔ اور ہم سچے اور پکے مسلمان بنیں، آمین!

حسنِ معاشرت

از:۔ محترمہ خیر النساء صاحبہ ـــــ بہتر مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے مفید ترین کتاب جسمیں میکہ سے لیکر سسرال تک کام آنیوالی باتیں، حقوق و فرائض خانہ داری تربیت اولاد کے متعلق تجربات ہدایات مندرج ہیں ـــــ قیمت دس آنے

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ

سید عبدالرب صوفی

دُعائے مُسلم

کوئی صدیقؓ سا پھر صاحبِ ایمان پیدا ہو
عمرؓ سا پھر کوئی یارب جری انسان پیدا ہو

رگِ اسلام میں خونِ حمیت کاش پھر دوڑے
کہیں بار آ گیا پھر کوئی عثمانؓ پیدا ہو

سمجھ بیٹھے ہیں دشمن کند ہیں مسلم کی تلواریں
الٰہی ذوالفقارِ حیدریؓ کی شان پیدا ہو

الٰہی جمع ہو بکھرا ہوا شیرازۂ ملت
حسنؓ کے مثل کوئی صلحِ کُل انسان پیدا ہو

غلامانِ محمدؐ پھر وہی قربانیاں سیکھیں
حسینؓ آسا کوئی ذبحِ عظیم الشان پیدا ہو

الٰہی پھر وہی شوکت ملے دینِ پیمبرؐ کو
الٰہی پھر کوئی ابنِ ابوسفیان پیدا ہو

مسلماں پھر لہو سے سینچیں دیں باغِ پیمبرؐ کو
بہارِ بے خزاں کا پھر کوئی سامان پیدا ہو

صحابہؓ کا نبیؐ پر گھر لٹانا، سر کٹا دینا
وہی جذبہ وہی حسرت وہی ایمان پیدا ہو

عطا ہوں پھر ہمیں اسماءؓ و خولہؓ سی جری مائیں
کہ پھر اسلام کی فوجِ عظیم الشان پیدا ہو

امنڈ کر چھا چکے ہیں ہر طرف الحاد کے بادل
الٰہی دین کا پھر کوئی کشتی بان پیدا ہو

مسلماں پھر خدا کے ہاتھ جانیں بیچ لیں صوفیؔ
الٰہی پھر فضائے بیعتِ رضوان پیدا ہو

سعید الرحمٰن اعظمی

دس باتیں

دُنیا کے ایک ماہر نفسیات کی یہ دس نصیحتیں ہر اُس عورت کے لئے ہیں جو ازدواجی زندگی میں خوش نصیب اور مسرور رہنا چاہتی ہو اور جو صحیح معنوں میں ایک بیوی، ایک ماں، اور ایک خانگی سرپرست بننے کی خواہش مند ہو۔

(۱) مختلف قسم کے عمدہ کھانے پکانے کی مشق، بالخصوص وہ کھانے جن کو تمہارا شوہر زیادہ پسند کرتا ہو، اچھے سے اچھا پکانے کی کوشش کرو۔

(۲) گھر کے صحن اور کمروں کو صاف ستھرا رکھو، اور گھریلو اخراجات کا خاکہ اس طرح بناؤ کہ آمدنی کا کچھ حصہ ہمیشہ پس انداز ہو سکے جو بوقت ضرورت کام آئے۔

(۳) سینے پرونے کا سلیقہ بہتر سے بہتر سیکھو۔ کم از کم اتنا ضرور ہو کہ اپنے شوہر اور بچوں کے کپڑے ...... کبھی کبھی خود سی لیا کرو اور ان کے پھٹے ہوئے کپڑوں میں پیوند لگا سکو۔

(۴) بناؤ سنگار کے سامان میں فضول خرچی نہ ہونے دو، بلکہ اپنے شوہر کو اس بات کا عادی بناؤ کہ وہ تم کو اس کے بغیر بھی زیادہ سے زیادہ پسند کرے۔

(۵) روزانہ معمولی ورزش کا انتظام کرو، تاکہ صحت اور قوت جلد مضمحل نہ ہونے پائے۔

(۶) پانچ پانچ منٹ کی ورزش روزانہ تین دفعہ کیا کرو۔

(۷) صبح کو بستر سے اُٹھنے کے بعد اپنے بال وغیرہ درست کرکے شوہر کے سامنے آؤ۔

(۸) اس بات کی کوشش کرو کہ شادی سے پہلے اپنے ہونیوالے شوہر کے اہل خاندان اور اس کے اعزا واقارب سے تمہارا تعارف ہو سکے، ان کے گھروں میں مختلف مواقع سے آمد و رفت رکھو اور ان کے متعلقین کو بھی اپنے گھر بلاؤ۔

(۹) شادی کے بعد تم اپنے پاس کسی شخص کا کوئی خط ہرگز محفوظ نہ رکھو خواہ وہ تمہارے کسی استاذ یا بھائی ہی کا خط کیوں نہ ہو۔

(۱۰) شادی سے پہلے ہی تم بچوں کی تربیت اور دیکھ بھال کی مشق شروع کردو تاکہ تم اپنے مستقبل میں اس سے فائدہ اٹھا سکو۔ اور اسکی وجہ سے دوسروں کی نگاہ میں بھی تم محترم اور باعزت رہ سکو،

کلید باب رحمت از:- محترمہ خیر النساء صاحبہ بہتر

نظموں میں ہر قسم کی دعائیں اور مناجاتیں، جن کے پڑھنے سے دل اُمنڈ آتا ہے۔

قیمت چھ آنے

مکتبۂ اسلام، ۳۷ گوئن روڈ۔ لکھنؤ

دُنیا کا حال

غلاف کعبہ کی زیارت کا رقّت آمیز منظر:۔

ملتان - ۱۴ر مارچ ۱۹۶۳ء غلاف کعبہ کل جب ملتان پہونچا تو اسکی زیارت کا منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ سب سے پہلے کمشنر ملتان ڈویژن کی معمّر والدہ نے غلاف کعبہ کی زیارت کی، ان کی آنکھوں سے غلاف دیکھ کر آنسو جاری ہوگئے، آپ نے پُرنم آنکھوں سے غلاف کعبہ کو بوسہ دیا ایک اسّی سالہ خاتون نے جب دُھندلی آنکھوں سے غلاف دیکھا تو جوش مسرت سے وہ اشکبار ہوگئیں، اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کہا کاش تمام اثاثہ اتنی مالیت کا ہوتا کہ میں اُسے بیچ کر حج کی سعادت حاصل کرسکتی۔

(وفاق، لائل پور)

پھر اسلام کی طرف:۔

بغداد - ۲۰ر مارچ ۱۹۶۳ء، عراق کے ذاتی حیثیت کے نئے قانون کی ایک ترمیم کے تحت کل سے عراقی مسلم خواتین کو مردوں کے ساتھ مساویانہ حقوق حاصل نہیں .... اس ترمیم کی رُو سے بیٹے کو خاندانی ترکہ میں دُگنا حصہ ملے گا

جنرل قاسم کی سابق حکومت نے جس کا گزشتہ ماہ تختہ اُلٹ دیا گیا، قانون میں ترمیم کرکے عورتوں کو برابری کے حقوق دیے تھے۔ (قومی آواز لکھنؤ)

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے :-

واشنگٹن، سرکاری اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ میں جرائم کی رفتار حسب ذیل ہے۔ ہر بیس منٹ پر ایک جرم۔ ہر چھتیس منٹ پر ایک قتل ہوتا ہے، اسی طرح ہر چھتیس منٹ پر لوٹ مار کا واقعہ پیش آتا ہے ہر دو منٹ پر ایک موٹر چوری ہو جاتی ہے، ہر چھتیس سکنڈ پر عصمت پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ (الجنازی)

امن و انصاف کی سرزمین :-

سعودی عرب میں جرائم بالخصوص چوریوں کا کوئی وجود نہیں ہے انصاف تیز اور موثر ہو کوئی چاہے تو اسے قرون وسطیٰ کا طریقہ قرار دے سکتا ہے عہد حاضر کے دماغ کو شاید یہ قرون وسطیٰ کی بات معلوم ہو مگر حقیقت یہ ہو کہ اسکے نتائج اچھے اور کامیاب رہے ہیں اور امن و سلامتی کا موجب ثابت ہوئے ہیں۔ اب یہ بات بے دھڑک ہو کر کہی جا سکتی ہے کہ سعودی عرب اس وقت خطۂ سرزمین پر محفوظ ترین مقام ہے۔ گورنر مدینہ نے بتایا کہ امن کا سبب یہ ہے کہ ہم خدائی قوانین پر عمل پیرا ہیں جب کہ دوسرے ملکوں میں انسانی قوانین کی پیروی کی جا رہی ہے۔ (وفاق)

ایک عجیب لڑکا :-

لبنان میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے جس کے دو سر، چار ہاتھ اور چار پیر ہیں، عام طور پر مشہور ہے کہ وہ جڑواں بچے ہیں، جو ایک دوسرے سے چپکے ہوئے ہیں۔

جغرافیہ ممالک اسلامیہ

(حصہ اول)

از:- مولانا سید محمد رابع ندوی

مولانا سید محمد رابع ندوی نے ..... تاریخ کا ایک سلسلہ جغرافیہ ممالک اسلامیہ کے نام سے شروع کیا ہو جس کا پہلا حصہ جزیرۃ العرب کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں :-

باب اول - جزیرہ نمائے عرب کے مکمل حالات اور خصوصیات از ص۱ تا ص۱۵۸،

باب دوم - شمالی جزیرۃ العرب حجاز، نجد، احساء، عسیر از ص۱۶۱ تا ص۲۵۸

باب سوم - جنوبی جزیرۃ العرب اور مشرقی ریاستیں (یمن، عدن، عمان، قطر، بحرین، کویت از ص۲۵۹ تا ص۳۰۱، آخر میں ماخذ ابواب فرہنگ بھی شامل ہے، اس کے علاوہ اس کتاب میں ہر ملک کا جائے وقوع، رقبہ و آبادی، تاریخی و عمومی حالات، کاروبار، آمدنی، مشہور مقامات، موسم و پیداوار، ثقافتی گوشے اقوام و قبائل (دور اول) میلاد مسیح تک، دور ثانی و ثالث، اس کے بعد ثقافت تمدن خصوصاً مضافات مکہ و مدینہ کے تفصیلی حالات، راستے اور مقامات کا تذکرہ، یہ کتاب ہر ایک کے پڑھنے کے قابل ہے ـــــ مجلد مع گرد پوش۔ قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ لکھنؤ